احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 29- جنوری 2001ء

روزنامہ

CPL 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

PH: 0092 4524 213029

سوموار 29 جنوری 2001ء- 3 ذیقعد 1421 ہجری- 29- صلح 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 25

اللہ کی طرف سے محاسبہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے خواہ تم اسے ظاہر کرو یا اسے چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا۔ پھر جسے چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا۔ اور اللہ ہر ایک چیز پر بڑا قادر ہے۔

(البقرہ آیت 285)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہریک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے۔ اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہوگی۔ اور ایسا ہی تیری آنکھ اور تیرے سارے اعضاء۔ ہریک نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے۔ سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو۔ اور جیسا پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردی ٹکڑے کو کاٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے۔ اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردی پاؤ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کر دیوے اور پھر تم کاٹے جاؤ۔

پھر بعد اس کے کوشش کرو اور نیز خدا تعالیٰ سے قوت اور ہمت مانگو کہ تمہارے دلوں کے پاک ارادے اور پاک خیالات اور پاک جذبات اور پاک خواہشیں تمہارے اعضاء اور تمہارے تمام قویٰ کے ذریعہ سے ظہور پذیر اور تکمیل پذیر ہوں تا تمہاری نیکیاں کمال تک پہنچیں کیونکہ جو بات دل سے نکلے اور دل تک ہی محدود رہے وہ تمہیں کسی مرتبہ تک نہیں پہنچا سکتی۔ خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ۔ اس کے جلال کو اپنی آنکھ کے سامنے رکھو۔ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 547-548)

اللہ کے محاسبہ کرنے سے پہلے اپنا محاسبہ کر لینا چاہئے

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

زمین و آسمان میں جو کچھ بھی ہے۔ اور اس میں باشعور چیزیں بھی داخل ہو جاتی ہیں، جو کچھ بھی موجود ہے زمین و آسمان میں وہ سب اللہ کی ملکیت ہے۔ ملکیت کے پہلو سے اس کا سزا دینا یا بخش دینا، اس پہ کوئی سوال نہیں اٹھ سکتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ خود کوئی کام حکمت سے خالی نہیں فرماتا اس لئے وہ اپنی ملکیت کا استعمال بھی اس رنگ میں فرماتا ہے کہ انسانی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو عین برمحل استعمال ہوگا اور اس میں انصاف کے تمام تقاضے پورے کئے جائیں گے حالانکہ مالک ہونے کے لحاظ سے وہ جو چاہے کرے کوئی نہیں پوچھ سکتا کہ تم ایسا کیوں کرتے ہو یا تو ایسا کیوں کرتا ہے۔ پہلی بات یہ ہے جو قابل توجہ ہے۔

دوسری بات ہے فرمایا (۔) سب کچھ اس کا ہے اور ہر چیز اس کے ہونے کی وجہ سے ہر چیز پر اس کی نظر بھی ہے اور چونکہ ہر چیز پر اس کی نظر ہے اس لئے تمہارے لئے بے کار ہے خواہ کسی بات کو ظاہر کرو یا چھپاؤ۔ خدا تعالیٰ کے ہاں کوئی بات جو چھپی ہوئی ہے وہ چھپی ہوئی نہیں رہے گی وہ بھی اس پر ظاہر ہوگی اور جو تم ظاہر کرتے ہو ہو سکتا ہے تم غلط ظاہر کر رہے ہو۔ (۔) جب اپنے نفس کی باتیں ظاہر کرتے ہو تو ضروری تو نہیں کہ سچی باتیں کرتے ہو۔ تو اس پہلو سے دونوں امور پر اللہ تعالیٰ کی نظر ہے اس لئے ظاہر کرنا، جھوٹا ہو یا بناوٹ کا ہو، چھپانے کی کوشش کرنا جو اپنے جرائم یا نیتوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش ہو یہ سب بیکار ہے۔ (۔) جو حقیقت حال ہے جس پر خدا کی نظر ہے اس پہلو سے وہ تمہارا حساب کرے گا اور محاسبہ کرے گا کیونکہ اس سے پہلے ملکیت ہونا ثابت ہے تو ملکیت کے ساتھ جزا سزا کا مضمون بھی داخل ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ فرمایا تم یاد رکھنا تم چھپاؤ یا ظاہر کرو، جو کچھ بھی کرو گے اس کا محاسبہ ہونا ہے۔

(فرمایا) اس محاسبے میں جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے گا اسے اس کی سزا دے گا۔ (۔) یہ آیت کے آغاز کی طرف دوبارہ اشارہ فرما رہا ہے۔ جب سب کچھ اس کا ہے تو ہر چیز پر قادر بھی ہے لیکن (اس آیت میں) ایک اور بھی مضمون بیان ہو گیا ہے، جب محاسبہ کرے گا تو پھر لازماً بخشش یا پکڑ کا تعلق محاسبے سے ہوگا۔ محاسبے کے دوران اگر اللہ تعالیٰ یہ معلوم فرمائے گا کہ ایک شخص نے اس محاسبے سے پہلے خود اپنا محاسبہ کر

باقی صفحہ 8 پر

مالی قربانی روحانی زندگی کی ضمانت ہے

○ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے احمدی بچوں کو وقف جدید میں شمولیت کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا۔

"بچوں کے متعلق تو شروع سے ہی یہ تحریک بہت زور دے رہی ہے۔ اور حضرت مصلح موعود نے اس طرف بہت توجہ دلائی کہ زیادہ سے زیادہ بچوں کو اس میں شامل کرنا چاہئے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث تو خلافت کے اپنے تمام عرصہ میں وقف جدید تحریک سے متعلق بڑوں کے چندوں کے مقابل پر بچوں کے چندوں میں زیادہ دلچسپی لیا کرتے تھے۔ اور جب میں اعداد و شمار پیش کرتا تھا۔ تو پوچھا کرتے تھے کہ بچوں میں بتاؤ کتنا اضافہ ہوا۔

ان میں ایک حکمت یہ تھی اور بہت ہی بڑی حکمت ہے کہ چندے سے زیادہ ہمیں اگلی نسل کے اخلاص میں دلچسپی ہونی چاہئے۔ اگر ہم بچوں کو شروع ہی سے خدا کی راہ میں مالی قربانی کا مزا ڈال دیں اور اس کا چسکا ان کو پڑ جائے تو آئندہ ساری زندگی یہ بات ان کی تربیت کے دوسرے معاملات پر اثر انداز رہے گی اور جس کو مالی قربانی کی عادت ہو اس کی روحانی زندگی کی ضمانت کا بہت ہی اہم ذریعہ ہے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث مجھے ہمیشہ بچوں کے متعلق تاکید کیا کرتے تھے۔ اور سوال بھی یہی ہوا کرتا تھا۔ کہ بتاؤ بچوں میں کتنوں نے حصہ لیا ہے...... اس لئے میں نے بھی ہمیشہ یہی زور دیا ہے کہ زیادہ تعداد میں احمدی شامل ہوں اور خصوصیت سے بچے۔"

(از خطبہ فرمودہ 4۔ جنوری 1991ء)

ناظم مال وقف جدید

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ کیجئے

عرفانِ حدیث

نمبر 70

مرتبہ: عبدالسمیع خان

حیا کا اعلیٰ ترین نمونہ

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کنواری عورت سے بھی زیادہ حیادار تھے جب آپ کسی چیز کو ناپسند کرتے تو ہم اسے آپ کے چہرہ مبارک سے محسوس کر لیتے تھے۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب کثرۃ حیائہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں

قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ آنحضرت ﷺ کنواری عورت سے بھی زیادہ حیادار تھے۔ ایک کنواری جس طرح حیا کرتی ہے اس طرح آپ حیادار تھے۔ جب آپؐ کسی چیز کو ناپسند کرتے تو اس کا اثر ہم آپؐ کے چہرہ مبارک سے محسوس کرتے۔ یعنی آپؐ کے چہرے کو دیکھ کر پتہ چل جاتا تھا کہ یہ بات آپؐ کو پسند نہیں آئی۔ بالعموم آپؐ اس کا اظہار زبان سے نہ فرماتے۔ یہ لفظ ترجمہ کرنے والے نے اپنی طرف سے بڑھا دیئے ہیں۔ صرف راوی نے یہ بیان کیا ہے کہ آنحضور ﷺ جب کسی چیز کو ناپسند فرماتے تو ہم ہمیشہ چہرے سے اندازہ کیا کرتے تھے کہ ناپسند کیا ہو گا۔

یہ حدیث ایک طرف اور دوسری طرف وہ احادیث جہاں کسی چیز کو ناپسند کیا تو اس قدر جوش سے اس کے خلاف تقریر فرمائی ہے کہ بعض دفعہ صحابہ یہ دعا کرتے تھے کہ کاش اب رسول اللہ ﷺ خاموش ہو جائیں اور اتنا زیادہ اپنے آپ کو تکلیف میں نہ ڈالیں کہ اس مکروہ بات کے خلاف کہتے چلے جا رہے ہیں۔ تو اب یہ دو باتیں سمجھنے کے لائق ہیں۔ اگر آپ نہیں سمجھیں گے تو آنحضرت ﷺ کی ذات کی طرف گویا تضاد منسوب کریں گے جو ناممکن ہے۔ نہ خدا کے قول میں تضاد ہے نہ خدا کی تخلیق کامل یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات میں کسی قسم کا تضاد ہے۔ اب میں باقی احادیث کی روشنی میں اس مضمون کو آپ کے سامنے کھولتا ہوں۔

اب ایک طرف تو حیا کا یہ عالم کہ منہ سے بولتے ہی نہیں اور صرف چہرہ بتاتا ہے' دوسری طرف عورتیں اپنی ذاتی باتیں کر رہی ہیں جن کا ان کے حیض وغیرہ سے تعلق ہے اور ایسی باتیں ہیں جو آپ کسی مجلس میں بیان کریں تو کچھ شرم محسوس کریں گے۔ مگر اللہ کا رسولؐ نہ صرف یہ کہ شرماتا نہیں بلکہ ان خواتین کی تعریف فرما رہا ہے کہ انہوں نے کوئی پرواہ نہیں کی کہ دوسرے سن رہے ہیں اور تعریف اس لئے کہ دوسرے نہ سنتے تو ان کی تعلیم و تربیت نہ ہوتی۔ تو ایسی باتیں جو بظاہر شرمانے والی ہیں ان سے ایک عورت ہے جو شرما نہیں رہی اور کھل کر باتیں کرتی ہے اور رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں یہ کیسی عمدہ عورت ہے اس نے ان باتوں کو کھول کر بیان کیا کیونکہ اگر وہ تنہائی میں چھپ کر کرتی تو پھر یہ خطرہ تھا کہ باقی لوگوں کی تربیت اس معاملے میں نہ ہو سکتی۔

یہ حدیث یہ ہے' ایک لمبی حدیث سے ایک ٹکڑا لیا گیا ہے' ایک انصاری خاتون کے متعلق ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ سے میاں بیوی کے تعلقات کے بعد نہانے کے متعلق سوال کئے۔ اس روایت کے آخر پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصاری خواتین کی تعریف فرمائی۔ یہ انصاری خواتین کتنی اچھی ہیں۔ فرمایا انصار کی عورتیں کتنی اچھی ہیں انہیں حیا دین سیکھنے سے نہیں روکتی اور حیا اچھی بھی ہے اور بری بھی ہے۔ حیا اگر دین سیکھنے کے بارے میں آئے تو یہ حیا نہیں' بے حیائی ہے۔ اور دین سکھانے کے متعلق آئے تو یہ بھی حیا نہیں بے حیائی ہے۔ تو یہ دونوں سبق اسی حدیث سے مل گئے کہ بعض موقع پر رسول اللہ ﷺ کنواری سے بڑھ کر حیادار اور بعض موقع پر جہاں اعلیٰ مقصد پیش نظر ہو بے حد کھل کر بات کرنے والے۔ جہاں عام آدمی اپنے مزاج کی کمزوری کی وجہ سے شرما جاتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نہیں شرماتے۔

ترمذی باب النکاح سے یہ حدیث لی گئی ہے اور مسند احمد بن حنبل میں بھی یہی حدیث ہے۔ حضرت ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا چار باتیں انبیاء کی سنت میں سے ہیں۔ سنن المرسلین یعنی پیغمبروں کی سنت میں سے ہیں۔ یہاں انبیاءؑ کا لفظ ترجمے میں غلط ہو گیا ہے۔ میں نے اس لئے دوبارہ دیکھا ہے کیونکہ یہاں جس پیغام کے ساتھ آتے ہیں اس پیغام کا ذکر ہونے کے لحاظ سے مرسلین ہونا چاہئے تھا اور لفظ مرسلین ہی ہے جو آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ مرسلین کی سنت میں سے ہے التعطر والنکاح والسواک والحیاء۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ خوشبو لگا کر پھرنا یہ (دین) کا حصہ ہے کیونکہ اگر کسی کے بدن سے بدبو آتی ہے تو وہ لوگوں کو کچھ تکلیف ضرور پہنچاتا ہے۔ بعض دفعہ گندے پاؤں کے ساتھ' گندی جرابوں کے ساتھ بچے نماز پڑھتے ہیں یا بڑے بھی' جو پچھلے پڑھنے والے ہیں ان کی نمازیں تو بالکل تباہ ہو جاتی ہیں۔ وہ دعا کرتے ہیں کہ سجدہ جلدی ختم ہو۔ بجائے اس کے کہ سجدے میں اور دعائیں کریں وہ سجدہ ختم کرنے کی دعا کرتے ہیں تو یہ نقصان ہے۔ فرمایا مومن (۔) کو یہ زیب نہیں دیتا کہ اس کے بدن سے بدبو آئے۔ اس کا برعکس زیب دیتا ہے' اس کے بدن سے خوشبو اٹھنی چاہئے۔

شادی کرنا' مراد یہ ہے کہ جس طرح یہود کے بعد عیسائیوں نے رہبانیت اختیار کر لی تھی اور اس کو نیکی سمجھتے تھے فرمایا یہ نیکی نہیں ہے' انبیاء کی سنت کے خلاف ہے اور خاص طور پر رسول اللہ ﷺ کی سنت کے خلاف ہے۔ جو طبعی جذبات انسان کے اندر خدا نے پیدا فرمائے ہیں ان کے برمحل استعمال سے شرمانا نہیں چاہئے اور یہ دونوں مضمون دراصل اس لحاظ سے حیا سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔ اس بات سے شرماؤ کہ کسی کو تکلیف پہنچاؤ۔ اس بات سے نہ شرماؤ کہ جہاں اللہ نے بعض چیزوں کی اجازت دی ہے جو ویسے تم دنیا سے چھپاتے پھرتے ہو یعنی وہ تعلقات جہاں اجازت نہ ہو ان کو چھپانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں مگر ان تعلقات کو چھپاؤ بھی مگر علم ہو سب کو کہ وہ تعلقات ہیں۔ یہ ہے مضمون جس کے متعلق فرمایا کہ یہ مرسلین کی سنت میں سے ہے۔

مسواک کرنا' یہ دراصل اپنے منہ سے اٹھنے والی بدبو کو روکنے کے لئے اور لوگوں کو اپنی بدبو سے بچانے کے لئے دونوں طرح ہے اور پھر چونکہ منہ سے اللہ کا ذکر ہوتا ہے فرمایا کہ ایسے منہ سے خدا کا ذکر نہ کرو جس سے بدبو اٹھتی ہو۔ اور آخر پر فرمایا حیا' حیا بھی تمام پیغمبروں کی سنت تھی۔

روزنامہ الفضل 8 فروری 99ء

مَیں ترا دَر چھوڑ کر جاؤں کہاں
چَینِ دل آرامِ جاں پاؤں کہاں

(کلام محمود)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد) مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے۔ سالانہ 900 روپے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی

اطفال سے ملاقات

ریکارڈ شدہ:- 22 مارچ 2000ء

مرتبہ:- حافظ عبدالحلیم صاحب

سوال:- حضور آپ نے کس عمر میں شکار کھیلنا شروع کیا؟

جواب:- میرا خیال ہے چھوٹی عمر ہی تھی۔ ہم پہلے غلیلوں سے شکار کیا کرتے تھے۔ پھر ایک گول چھرے والی بندوق پہلی دفعہ مجھے ملی۔ غالباً اس وقت میں پانچویں میں پڑھتا تھا۔ اس سے بڑے جانور نہیں مارے جاتے تھے چھوٹے جانور (چڑیاں وغیرہ) ہم اس سے مارا کرتے تھے۔ پھر آہستہ آہستہ دوسری بندوقیں شروع ہو گئیں۔ گیارہ سال کی عمر میں تو میں ڈبل بیرل شارٹ گن سے مرغابیاں مارا کرتا تھا۔ اور کافی بڑا شکار کھیلا کرتا تھا۔

سوال:- کیا دین میں پھانسی کی سزا جائز ہے؟

جواب:- جائز ہے۔ منع ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ دشمنوں کو اگر صلیب دی جاسکتی ہے تو پھانسی بھی دی جاسکتی ہے۔ جس قسم کا مجرم ہو اس کے مطابق سزا دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال:- جس دن عید کی نماز تھی اس دن میرے سکول میں امتحان تھے اس وجہ سے میری عید کی نماز چھوٹ گئی۔ کیا میں عید کی نماز بعد میں پڑھ سکتا ہوں؟

جواب:- نہیں آپ کو کوئی گناہ نہیں ہو گا یہ مجبوری ہے۔ بچوں کو ایسا ہو جاتا ہے۔ ایک غیر ملک میں رہ رہے ہیں۔ جہاں مذہب دین حق نہیں ہے۔ اس لئے وہاں ایسی باتیں ہو جاتی ہیں۔ چھوٹے بچوں پر ویسے بھی عید کی نماز فرض نہیں ہے۔ آپ کی عمر تو ابھی چھوٹی ہے۔

سوال:- ذہن کو تیز بنانے کے لئے کون سی خوراک بہتر ہے؟

جواب:- ذہن کو تیز بنانے کے لئے قرآن کریم کا نسخہ ہے۔ کہ کھاؤ پیئو ساری خوراکیں لیکن زیادتی نہ کیا کرو۔ بھوک ابھی رہتی ہو تو پھر کھانا چھوڑ دیا کرو۔ اس سے صحت اچھی رہتی ہے اور دماغ کی طرف جانے والی شریانیں کھلی رہتی ہیں۔ اور یہ ذہن کے لئے اچھی چیز ہے جہاں تک مختلف چیزوں کا تعلق ہے۔ بادام بتایا جاتا ہے کہ اچھی چیز ہے اور اسی طرح اخروٹ بھی ذہن کو جلا دینے کے لئے ذہن کو طاقت دینے کے لئے اچھی چیز ہے۔

سوال:- اللہ نے خونخوار جانور کیوں بنائے ہیں؟

جواب:- تاکہ گوشت کھائیں۔ جانوروں کو پکڑیں۔ وہ آگے بھاگیں۔ اس طرح مقابلے ہوں۔ ہر چیز کو اپنی حفاظت خود کرنی چاہئے۔ اور جو خونخوار جانور ہیں ان کی وجہ سے دوسرے جانوروں کو بھاگنا آیا' اپنی احتیاط کرنی آئی۔ مقابلہ کرنا آیا۔ آپس میں اس مقابلے کے بہت فائدے ہوتے ہیں۔ زندگی اور موت کی ایک لڑائی جاری ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے خونخوار جانور بنائے۔ تاکہ دوسرے جانوروں کو موقعہ مل جائے۔ وہ بھاگنے کی کوشش کریں یا ان کو مارنے کی کوشش کریں۔ بعض دفعہ سینگوں والے بڑے بڑے جانور جب شیر ان کے پیچھے پڑے تو الٹے ہو کے اس پہ حملہ کر دیتے ہیں۔ اور شیر کے لئے بھاگنا مشکل ہو جاتا ہے۔ یہ ایک زندگی کا مقابلہ ہے۔

ایک بچے کو حضور انور نے فرمایا۔ اپنی ٹوپی لو۔ اپنے ابا کو کہو کہ مجھے بازار سے اچھی اور فٹ ٹوپی لے کے دیں۔

سوال:- جانوروں کو کوئی گناہ یا ثواب ملتا ہے؟

جواب:- نہیں کوئی نہیں ملتا۔

سوال:- ہم روزہ کیوں رکھتے ہیں؟

جواب:- روزہ رکھنا بہت فائدہ مند ہے۔ سال میں ایک دفعہ روزے رکھنے ہوتے ہیں۔ اس کے [illegible] بہت سے روحانی فائدے ہیں۔ روز [illegible] زوں کی عادت پڑتی ہے۔ تہجد کی عادت پڑتی ہے۔ دعاؤں کے بہت موقعے ملتے ہیں۔ اور دوسرے اب تم تھوڑے تھوڑے موٹے ہو رہے ہو رمضان آئے گا تو پھر پتلے ہو جاؤ گے۔ ڈائٹنگ بھی ہو جاتی ہے۔ پھر رمضان میں روزہ رکھ کے دل میں غریبوں کی ہمدردی پیدا ہو جاتی ہے۔ آدمی کو جب بھوک لگتی ہے تو پھر سوچ سکتا ہے کہ دیکھو میرے غریب بھائی فاقے کرتے رہتے ہیں ان کے لئے دل میں ہمدردی پیدا ہوتی ہے ان کے لئے انسان اور زیادہ قربانی کرتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ کی بھی سنت تھی۔ کہ رمضان کے دنوں میں غرباء کو بہت دیتے تھے۔ بہت زیادہ۔ ویسے بھی دیا کرتے تھے۔ مگر رمضان میں تو بہت زیادہ۔ اس بات میں یہی حکمت ہے۔ کہ رمضان میں بھوک کے وقت غربت کا خیال آتا ہے اس سے انسان پہلے سے زیادہ خرچ کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ تو ویسے ہی ہر وقت غریبوں پہ خرچ کیا کرتے تھے۔ مگر رمضان میں ہمارے لئے آپ نے نمونہ قائم کیا ہے۔

سوال:- جب حضور آپ چھوٹے تھے تو بڑے ہو کے کیا بننا چاہتے تھے؟

جواب:- میں تو کچھ بھی نہیں بننا چاہتا تھا۔ میری امی کی خواہش تھی کہ میں ڈاکٹر بنوں۔ ہر وقت مجھے کہتی رہتی تھیں کہ ڈاکٹر بنو پڑھائی کرو۔ اور پڑھائی میں اتنا نکما تھا کہ ڈاکٹر بن ہی نہیں سکتا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس طرح ہومیوپیتھک ڈاکٹر بنا دیا۔ سب دنیا کی خدمت کر رہا ہوں۔ کتاب لکھی ہے لوگوں کو دوائیاں بھجواتے ہیں۔ تو میری امی کی خواہش بھی پوری ہو گئی۔ اور مجھے بھی خدمت کا موقعہ مل گیا۔ اگر میں ڈاکٹر ہوتا تو یہ جو موجودہ کام میرے سپرد ہے یہ مشکل ہوتا۔

سوال:- بیت بنانا ثواب کا کام ہے اور اگر میں اپنے غیر احمدی دوست کی بیت میں چندہ دوں تو کیا مجھے اس کا ثواب ملے گا؟

جواب:- اتنی احمدی بیوت الذکر بن رہی ہیں۔ تو پھر جس بیت میں وہ تمہیں گھسنے نہیں دیتے اس میں چندہ دینے کی کیا ضرورت ہے۔ اس میں چندہ دینے کا کیا فائدہ؟

اگر دے دو تو گناہ تو کوئی نہیں۔ کوئی حرج نہیں بعض دے دیتے ہیں۔ میں بھی دے دیا کرتا تھا۔ مگر بس تھوڑا سا چندہ۔ جس طرح وہ دیا کرتے ہیں۔ میں بھی کراچی آتے جاتے راستے میں لوگ کھڑے ہوتے تھے ہاتھوں میں ڈبے پکڑے اور ریوں بجاتے ہوئے۔

میں موٹر کھڑی کر کے ان سے پوچھا کرتا تھا۔ میں احمدی (-) ہوں۔ میرے چندے سے تمہاری مسجد [illegible] تو نہیں ہو جائے گی۔ وہ کہتے تھے نہیں بالکل نہیں ہوگی۔ ٹھیک ہے۔ پھر میں کچھ نہ کچھ پیسے دے دیا کرتا تھا۔ آپ بھی اس طرح بے شک دے دیا کریں۔ گناہ تو نہیں ہے۔ مسجد کسی کی بھی ہو ٹھیک ہے۔ لیکن زیادہ خرچ احمدی (بیوت) پہ کریں۔

سوال:- اسلام کے معنی کیا ہیں؟

جواب:- اسلام کے معنی ہیں کسی کو امن دینا۔ اور اسلام کے کئی اور مطلب بھی بنتے ہیں۔ اپنے آپ کو سپرد کر دینا۔ تو اللہ کی نسبت سے اسلام کا مطلب ہے۔ وہ شخص جو اپنے آپ کو کلیتہً خدا کے سپرد کر دے۔ اور لوگوں کے لحاظ سے یہ ہے۔ کہ وہ شخص جو دنیا میں امن پھیلاتا ہے۔ اس سے کسی کو کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔

سوال:- مجھے سکول جانا اور پڑھنا اچھا نہیں لگتا۔ مگر میں واقف نو ہوں۔ اور میں نے بڑے ہو کے بہت سارے کام کرنے ہیں۔ حضور پلیز آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ میں کیا کروں؟

جواب:- جو بھی دل چاہتا ہے جس طرف خدا نے آپ کو دماغ دیا ہوا ہے۔ اسی کے مطابق کام کریں۔ جب بڑے ہو جائیں گے کوئی کام سیکھ لیں گے تو پھر اگر آپ اپنے ماں باپ سے اتفاق کرتے ہوں۔ اور واقعی وقف کرنے کو دل چاہے۔ تو پھر اپنے آپ کو پیش کریں۔ پھر جماعت کسی نہ کسی ضرورت میں آپ کو استعمال کرے گی۔

سوال:- سورۃ الفیل میں پرندوں کے حملہ کا پس منظر کیا ہے۔ اور کیا اس میں کوئی پیشگوئی بھی ہے؟

جواب:- ابرھہ ایک بادشاہ تھا۔ اس کے دل میں خیال آیا کہ لوگ خانہ کعبہ کو جاتے ہیں۔ خانہ کعبہ کو برباد ہی کر دوں۔ تاکہ کوئی جا ہی نہ سکے۔ وہ ہاتھی لے کر چلا تھا۔ اور بڑی شان کے ساتھ ڈھول ڈھمکا کرتے ہوئے وہ لوگ خانہ کعبہ کے قریب پہنچ گئے۔ اللہ کی یہ شان ہے کہ اس وقت ساحل سمندر سے بہت سی ابابیلیں چھوٹے چھوٹے کنکر لے کے وہاں سے اڑتی ہوئی چلی ہیں۔ اور ان کنکروں میں چیچک کے جراثیم تھے۔

جب وہ ابابیلیں وہاں پہنچیں تو انہوں نے اللہ کے حکم سے نیچے کنکر گرانے شروع کر دیئے۔ ایک تو کنکر اوپر سے گرتا ہے تو زخمی کرتا جاتا ہے۔ اوپر سے گویا اس کو چیچک کا ٹیکہ لگ گیا۔ چیچک کا Preventive ٹیکہ نہیں۔ بلکہ چیچک کرنے کا اور اس طرح سارے لشکر میں چیچک پھیل گئی۔ اور وہ لوگ وہاں بڑے دردناک

حال میں مرے ہیں۔ اور ان کو خدا نے ایک عجیب سبق دیا۔

حضرت عبدالمطلب ابرھہ کے پاس پہنچے۔ ان کے کچھ اونٹ گم گئے تھے۔ تو ان کو خیال آیا کہ ان لوگوں نے نہ پکڑ لئے ہوں۔ تو انہوں نے جاکے پوچھا کہ میرے اونٹ آپ کے پاس ہیں تو مجھے واپس کر دیں۔ میں اپنے قبیلے کا سردار ہوں اور آپ بھی سردار ہیں۔ بڑا شاہی حوصلہ دکھائیں اس نے تعجب سے دیکھا۔ تم قبیلے کے سردار؟ مکہ کے رہنے والے خانہ کعبہ کو معزز سمجھتے ہو۔ اپنے اونٹوں کی فکر ہے اور خانہ کعبہ کی فکر ہی کوئی نہیں ہے۔ تم کیسے انسان ہو؟ انہوں نے جواب دیا۔ اونٹ میرے ہیں۔ اس لئے مجھے ان کی فکر ہے۔ خانہ کعبہ اللہ کا ہے وہ اس کی فکر آپ کرے گا۔

بہت ہی پیارا جواب تھا۔ اور ایسا ہی ہوا۔ ان کو خانہ کعبہ تک پہنچنے کی توفیق ہی نہیں ملی۔ رستے میں ہی وہ گر گئے۔ مارے گئے۔ اس پر وہ پرندے اترے۔ ان کا گوشت نوچتے۔ ان کو پتھروں پہ مارتے۔ اور سارے لشکر کا صفایا ہو گیا۔ یہ ایک بہت بڑا عظیم الشان معجزہ ہوا ہے۔

سوال:۔ جب آپ کو اللہ نے خلیفہ وقت مقرر فرمایا تو آپ کی اس وقت کیا کیفیت تھی؟

جواب:۔ بہت ہی عجیب کیفیت تھی۔ بڑا سخت طبیعت میں خوف بھی تھا' ہیجان بھی تھا۔ ذمہ داری اوپر پڑ رہی تھی۔ میں بہت سخت گھبرایا ہوا تھا۔ دعا کر رہا تھا اللہ فضل کرے۔

کلام محمود

عزیز تاشفین ظفر نے حضرت مصلح موعود کا کلام ترنم سے پیش کیا۔

محمد پر ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے

مرا دل اس نے روشن کر دیا ہے
اندھیرے گھر کا میرے وہ دیا ہے

خبر لے اے مسیحا درد دل کی
تیرے بیمار کا دم گھٹ رہا ہے

سوال:۔ میرے کلاس فیلو مجھ سے پوچھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کیوں چھوٹے بچوں کو اتنی بری بیماریوں سے مرنے دیتا ہے؟

جواب:۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ بیماریوں کا قدرتی نظام چل رہا ہے۔ بیماریاں عمریں نہیں دیکھتیں۔ چھوٹوں کو بھی ہو جاتی ہیں۔ جوانوں کو بھی ہو جاتی ہیں۔ بڑوں کو بھی ہو جاتی ہیں۔ پھر اس کے خلاف مدافعت پیدا ہوتی ہے۔ اس کے خلاف انسان چیزیں ایجاد کرتا ہے۔ بہت سی بیماریاں ایسی ہوا کرتی تھیں۔ جن سے چھوٹے بچے ایک دم ختم ہو جایا کرتے تھے۔ اور اب ان کے خلاف دوائیں نکل گئی ہیں۔ Preventive ٹیکے کئی قسم کے ابھی چیچک کی بات ہو رہی تھی۔ چیچک کا بھی ٹیکہ لگتا ہے۔ خناق کا ٹیکہ لگتا ہے۔ گردن توڑ بخار کا ٹیکہ لگتا ہے۔ تو اس سے یہ چیزیں ٹھیک ہو جاتی ہیں۔ تو خدا تعالیٰ نے انسانی ترقی کے لئے یہ نظام بنایا ہے۔ دونوں طرف سے جدوجہد ہو رہی ہے۔ بیماریاں غلبہ کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ انسان ان کا مقابلہ کر رہا ہے۔ اور ہر دفعہ ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ تو یہ موت اور زندگی کی جنگ نقشہ ہے۔ انسانی زندگی کا۔

سوال:۔ عید کی نماز سے پہلے اذان اور تکبیر کیوں نہیں دی جاتی؟

جواب:۔ اس لئے کہ عید کی نماز بہت بڑے علاقہ کے لئے ہوتی ہے۔ اس میں پورا شہر یا علاقوں کی بستیاں' سارے ایک جگہ اکٹھے ہوتے ہیں۔ تو اذان سے ان کو بلایا جا ہی نہیں سکتا۔ اذان تو ہوتی ہی لوگوں کو بلانے کی خاطر ہے۔ اور اسی طرح تکبیر بھی وہاں سب کو نہیں پہنچ سکتی۔ لیکن نماز میں تکبیریں بہت ہوتی ہیں۔ تو بظاہر تکبیر کم ہو رہی ہے۔ مگر اللہ نے نماز میں بہت تکبیریں شامل کر دی ہیں۔

سوال:۔ بعض لوگ سوتے وقت باتیں کرتے ہیں۔ جاگنے پر انہیں کچھ پتہ نہیں ہوتا۔ یہ عمل کس طرح ہوتا ہے؟

جواب:۔ سوتے وقت باتیں کرنا ایک بیماری ہے۔ بعض لوگ اونچی بات کر لیتے ہیں۔ بعض اندر اندر بڑبڑ کرتے رہتے ہیں۔ یہ ایک نظام ہے۔ خوابوں کا نظام۔ جب انسان کچھ دیر کے لئے سو جاتا ہے۔ تو اس کا کانشنس اس کی جو روح ہے۔ وہ نیچے ڈوبتی جاتی ہے۔ جب نیچے پہنچتی ہے دماغ کے نچلے لیول تک اگر اس کو اللہ تعالیٰ واپس نہ بھیجے۔ تو پھر وہ چلی ہی جائے۔ ڈوب ہی جائے۔ واپس ہی نہ آئے۔ تو قدرت نے یہ نظام انسانی زندگی کو بچانے کے لئے رکھا ہوا ہے۔ کہ جن کو خدا بچانا چاہتا ہے۔ جس طرح زمین پر پاؤں لگتے ہیں کسی ڈوبتے ہوئے آدمی کے۔ کسی پتھر پہ پاؤں لگیں۔ پھر وہ چھلانگ لگا کے اوپر چلا جاتا ہے۔ اسی طرح انسانی روح جو ہے وہ چھلانگ مار کے واپس آتی ہے۔ جب واپس آتی ہے۔ تو انسان سویا ہوا ہوتا ہے مگر اس کا کانشنس اس کا یہ خیال کہ میں ہوں یہ آنکھوں تک آ جاتا ہے۔ اور اس وقت ڈاکٹروں نے یہ دیکھا ہے۔ کہ آنکھیں تیزی سے ادھر ادھر حرکت کرتی ہیں۔ دائیں بائیں وہ تیزی سے گھوم رہی ہوتی ہیں۔ اس وقت جو خوابیں ہوں یا باتیں ہوں وہ یاد رہ جاتی ہیں۔ منہ سے انسان بڑبڑ کرتا ہے اور بعض دفعہ اونچی آواز میں بھی بولتا ہے۔ چنانچہ سائنسدان ان لوگوں سے پھر جب پوچھتے ہیں۔ کہ بتاؤ کیا دیکھ رہے ہو۔ تو وہ اونچی آواز سے بتاتے ہیں کہ یہ نظارہ دیکھ رہے ہیں یہ کر رہے ہیں وہ کر رہے ہیں۔ تو اس لئے بعض لوگوں کو نیند کی حالت میں بولنے کی عادت ہے اسی وجہ سے۔ وہ خود بخود ہی بولتے ہیں بجائے اس کے کہ کوئی ان سے پوچھے۔

سوال:۔ ہم سالگرہ نہیں مناتے۔ مگر کیا ہماری امی ہمیں خوش کرنے کے لئے کوئی تحفہ دے سکتی ہیں؟

جواب:۔ گھر میں دے دیں تو کوئی حرج نہیں۔ مگر سالگرہ منانے کا تو کوئی رواج نہیں۔ لوگ ویسے تحفہ دے دیتے ہیں۔ مجھے تو اپنی سالگرہ یاد ہی نہیں لیکن کئی دفعہ تحفے آتے ہیں تو میں حیران ہوتا ہوں۔ کہ یہ کیا بات ہے۔ تو بعد میں پتہ چلتا ہے۔ کہ سالگرہ تھی۔ یعنی اس سال میں 'اس وقت' 'اس مہینے' اس دن پیدا ہوا تھا۔ مگر سالگرہ منانا لوگوں کو دعوت دینا' بلانا یہ رسم جماعت کو پسند نہیں ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی سالگرہ بھی کسی نے نہیں منائی۔ صحابہ نے نہیں منائی۔ صحابہ کی سالگرہ کوئی نہیں مناتا تھا۔ خلفاء کی کوئی نہیں مناتا تھا۔ تو ہم کوئی زیادہ بڑے لوگ ہو گئے ہیں کہ ہماری سالگرہ منائی جائے۔

سوال:۔ اخلاق کا سب سے بہتر طرز کیا ہے؟

جواب:۔ اخلاق جو ہیں وہ تو جب انسان کے اندر رچ جائیں۔ تو خود بخود باہر نکلتے ہیں۔ پھول کی خوشبو اڑتی ہے۔ تو کوئی پوچھے کہ اس کا طرز کیا ہے۔ بیان کر سکتے ہو؟

پھول سے خوشبو اس لئے اٹھتی ہے کہ اس کے اندر خوشبو ہوتی ہے۔ اور خوشبو کی عادت ہے کہ اٹھتی ہے۔ اور پھیلتی ہے۔ تو اخلاق بھی انسان کے اندر ہوتے ہیں۔ اور وہ خود بخود باہر نکلتے ہیں۔ اور جس کے جس قسم کے اخلاق ہوں۔ وہ ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اچھے اخلاق ہوں۔ تو انسان اچھے اخلاق ظاہر کرتا ہے۔ برے اخلاق ہوں تو برے اخلاق ظاہر کرتا ہے۔ جو ارادے سے اخلاق بنائے اس کو تو منافق کہتے ہیں۔ وہ تو جھوٹا ہے۔ اس لئے ارادہ کر کے نہیں بنانے چاہئیں۔ خود بخود اپنے اخلاق اگر اچھے ہیں تو باہر نکلیں گے۔

سوال:۔ اللہ نے پانچ نمازیں کیوں بنائیں۔ دو یا تین کیوں نہیں؟

جواب:۔ تم کھانا کتنی دفعہ کھاتے ہو؟ صبح ناشتہ کرتے ہو۔ پھر کافی بریک ہوتا ہے۔ پھر لنچ بھی کھاتے ہو۔ پھر شام کی چائے بھی۔ پھر رات کا کھانا۔ پانچ کے قریب تو ہو ہی گئے تو تمہارا جسم غذا مانگتا ہے تمہیں Maintain کرنے کے لئے نماز روح کی غذا ہے۔ نماز سے پانچ وقت روح تازہ ہوتی رہتی ہے۔

سوال:۔ نماز کے وقت ہم ٹوپی پہنتے ہیں۔ کیا نماز کے علاوہ دن میں پہن سکتے ہیں؟

جواب:۔ پہننی چاہئے۔ ٹوپی پہننا یہ احمدی بچوں کا رواج ہونا چاہئے۔ بڑوں کا بھی۔ دیکھو امام صاحب جب باہر نکلتے ہیں ٹوپی پہن کے نکلتے ہیں۔ ٹوپی پہننے کا فائدہ یہ ہے کہ ٹوپی پہننے سے ایک ذمہ داری پیدا ہو جاتی ہے۔ شرارت اور آوارگی کا موقع ہی نہیں مل سکتا۔ سر پہ ٹوپی ہو تو کوئی آدمی سوچ بھی نہیں سکتا کہ میں شرارت کروں اور کسی کو چھیڑوں۔ ٹوپی کا بہت فائدہ ہے۔ ٹوپی پہننی چاہئے۔

کلام محمود

ایک بچے نے حضرت مصلح موعود کا کلام ترنم سے پیش کیا۔

مری رات دن بس یہی اک صدا ہے
کہ اس عالم کون کا اک خدا ہے

اسی نے ہے پیدا کیا اس جہاں کو
ستاروں کو سورج کو اور آسماں کو

وہ ہے ایک اس کا نہیں کوئی ہمسر
وہ مالک ہے سب کا وہ حاکم ہے سب پر

نہیں باپ اس کا نہ ہے کوئی بیٹا
ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا

سوال:۔ میں اخبار میں دیکھ رہا تھا کہ افریقہ میں سیلاب تھا اور کھانا نہیں مل رہا تھا۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟

جواب:۔ دنیا میں سیلاب آتے ہی رہتے ہیں اور انسان آزمائے جاتے ہیں۔ اس وقت اگر انسانوں میں سچی ہمدردی ہو تو ان کی مدد ہو سکتی ہے ضروری نہیں کہ سیلاب کے نتیجے میں عذاب ہو۔ سیلاب آتے رہتے ہیں تو انسان ترقی بھی تو کرتا ہے۔ ابھی میں نے بتایا تھا۔ سیلاب سے مقابلے کے لئے چیزیں ایجاد ہوتی ہیں۔ اور کشتیاں بہتر سے بہتر بنتی جاتی ہیں۔ جہاز بڑے سے بڑے Stabalize بنتے چلے جاتے ہیں۔ پھر ان میں بچانے والی کشتیاں بھی رکھی جاتی ہیں۔ پھر وہ Tubes پہن لیتے ہیں۔ تاکہ ڈوبیں نہیں۔ تو ساتھ ساتھ انسانی ترقی بھی ہو رہی ہے۔ سیلابوں کا ایک فائدہ یہ بھی ہے۔

سوال:۔ زمین پہ پہلا آدمی کون تھا؟

جواب:۔ بہت پرانے زمانے کی بات ہے۔ کئی لاکھ سال پہلے جو آدمی پیدا ہوئے ہیں۔ ان کی بعض لاشیں اب نکل رہی ہیں۔ وہ زمین کھود کھود کے اور چیزوں سے پرانے انسانوں کی لاشیں نکالتے جاتے ہیں وہ اپنے زمانے کی کہانیاں سناتے ہیں مگر منہ سے بولتے نہیں۔ بلکہ سائنسدان ان کو غور سے دیکھتے ہیں کہ کس بیماری میں مبتلا تھے۔ کیا کیا کرتے تھے۔ ان کا کھانا کیا تھا دانت کیسے تھے۔ آنکھیں کیسی تھیں اور ان کو دیکھ کر بہت سی باتیں ان کی اس زمانے کی پتہ چل جاتی ہیں۔ تم جب بڑے ہو جاؤ گے اگر دیکھنا چاہتے ہو تو آرکیالوجسٹ بن جانا۔ پھر دیکھیں گے تمہیں شاید پرانے آدمی مل جائیں۔

سوال:۔ (بیت) میں لڑکیاں اور لڑکے علیحدہ کیوں بیٹھتے ہیں؟

جواب:۔ چھوٹی لڑکیاں تو بیت میں آ جاتی ہیں۔ مگر بڑی لڑکیوں کو مناسب نہیں ہے ان کی بے پردگی ہوتی ہے تو اس لئے بہتر یہی ہے کہ ان کے لئے الگ انتظام ہو۔ یا اگر بیت میں نماز پڑھنی ہے تو وہ سب سے پیچھے ہوں۔

سوال:۔ ہماری زندگی کا کیا مقصد ہے؟

جواب:۔ زندگی کا مقصد یہ ہے کہ انسان ترقی کرتے کرتے اللہ کو سمجھ جائے اور پھر اللہ سے مل سکے۔ اور اللہ تعالیٰ کی تعلیمات پر عمل کر سکے۔ تو انسان کے ارتقاء کا یہ ایک اور زینہ ہے۔

پہلے جانور تو صرف Physically ترقی کر رہے تھے۔ انسان دماغی لحاظ سے ترقی کر رہا ہے۔ روحانی لحاظ سے ترقی کر رہا ہے اور اس کو ساری تفصیلات سمجھ آ رہی ہیں۔ اب جانور کو تو نہیں پتہ کہ کائنات کیا ہے اور کس طرح ہے۔ انسان دیکھو کتنی دور دور کی خبریں لاتا ہے۔ تو یہ اس کی ترقی کا ایک ذریعہ ہے اور خدا نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ تاکہ وہ ترقی کرتے کرتے پھر اللہ کو سمجھنے لگ جائے۔ جس حد تک خدا توفیق دے اور روحانی لحاظ سے اونچا ہو جائے۔

سوال:۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا زمین پر مارا تھا تو اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے۔ تو کیا ان چشموں میں سے کسی کا نشان باقی ہے؟

جواب:۔ ایک جگہ مار کے وہاں سے چشمے نہیں پھوٹے تھے۔ بلکہ مختلف بارہ Tribes کو آباد کرنے کے لئے الگ الگ جگہ پہ جہاں خدا ان کو بتاتا تھا کہ یہاں پانی نکلے گا۔ وہاں وہ عصا مارتے تھے اور پھر وہاں سے پانی پھوٹتا تھا اس کی تحقیق میں نے نہیں کروائی۔ کہ کہاں نشان باقی ہے۔

حضور انور نے محترم امام راشد صاحب سے دریافت فرمایا۔ تو امام صاحب نے لاعلمی کا اظہار کیا۔

حضور انور نے بچے کی طرف روئے سخن کرتے ہوئے فرمایا: تم نے اچھا سوال کیا ہے مجھے بھی فائدہ پہنچے گا۔ ہم تحقیق کروا کے دیکھتے ہیں کہ ان کا نشان ہے یا مٹ گیا ہے۔

سوال:۔ سنت کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ رسول اللہ ﷺ جو باتیں اپنی زندگی میں کیا کرتے تھے مثلاً نماز پڑھتے تھے اللہ اکبر کر کے ہاتھ باندھتے تھے کہاں باندھتے تھے۔ جھکتے کس طرح تھے۔ کتنی دیر رکوع کرتے تھے کھڑے ہوتے تھے سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تھے اب یہ نماز بھی ہم سنت کے مطابق پڑھتے ہیں۔ اگر حدیثیں نہ بھی ہوتیں تو نمازیں لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو پڑھتے دیکھا۔ اس طرح پڑھتے پڑھتے اگلی نسلوں کو اس سے اگلی نسلوں کو وہی طریقہ بغیر بولے بھی اپنے عمل سے بتا سکتے تھے۔ اور یہ جو رسول اللہ ﷺ کا عمل ہے اس کو سنت کہتے ہیں۔ اور حدیث کہتے ہیں جو کچھ آپ نے فرمایا ہو۔ قول حدیث ہے اور عمل سنت ہے۔

سوال:۔ میرے ابو پاکستان میں پیدا ہوئے اور امی کینیا میں پیدا ہوئیں اور اگر کوئی مجھ سے پوچھے کہ میری نیشنیلٹی کیا ہے تو مجھے کیا جواب دینا چاہئے؟

جواب:۔ وہ تمہاری امی کی تو نہیں پوچھتا تمہاری پوچھتا ہے۔ تم اپنی یہاں کی برٹش نیشنیلٹی بتاؤ۔ ابو کی پوچھے تو پاکستانی بتادو۔ امی کی پوچھے تو ایسٹ افریقہ کی اور تمہاری پوچھے تو یہاں کی۔ اس میں کیا مشکل ہے۔

سوال:۔ جب مؤذن حیّ علی الصلوٰۃ کہتا ہے تو دائیں بائیں کیوں مڑتا ہے؟

جواب:۔ بلانے کے لئے حی کا مطلب ہے چلے آؤ دوڑ کے آؤ۔ حیّ علی الصلوٰۃ نماز کی طرف دوڑے آؤ۔ تو اس طرف کے لوگوں کو آواز پہنچانے کے لئے پھر حی علی الفلاح کہتا ہے تو دوسری طرف مڑ کے ان لوگوں کو بلاتا ہے۔ تو سیدھا اگر بولتا جائے۔ آجکل تو لاؤڈ سپیکر سے آواز بہت پھیل جاتی ہے۔ وہاں اس زمانے میں لاؤڈ سپیکر تو نہیں تھے نا۔ اس لئے ایک تو مینار پہ چڑھ کے جہاں تک ہو سکے اذان دیا کرتے تھے۔ دوسرے وہ مڑتے تھے تاکہ دائیں طرف بھی اور بائیں طرف بھی آواز پھیل جائے۔

سوال:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا کرنے میں اللہ کی کیا حکمت تھی؟

جواب:۔ حضرت مسیح موعود نے جو حکمتیں بیان کی ہیں ان میں سے ایک تو آپ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ یہ بتانے کے لئے کہ اب تمہاری نسل میں نبوت ختم ہو گئی ہے۔ بنی اسحاق میں اب نبوت نہیں چلے گی۔ اب جو آ گیا ہے جہاں سے نبوت دوسروں میں منتقل ہو جائے گی۔ تو گویا خدا تعالیٰ یہ کہہ رہا ہے کہ تمہارے ہاں کوئی مرد اب ایسا نہیں رہا جو پاکباز بچے پیدا کرے۔ بہت لمبا جواب ہے۔ اور بھی کئی حکمتیں ہیں۔ سردست آپ کے لئے بس اتنا ہی کافی ہے۔ کیونکہ وقت ہو گیا ہے۔

چوہدری محمد ابراہیم صاحب

مکرم خواجہ سرفراز احمد صاحب ایڈووکیٹ

محترم خواجہ سرفراز احمد صاحب ایڈووکیٹ مرحوم کے ساتھ ملاقاتوں کا سلسلہ اس وقت شروع ہوا جب 1985ء میں رسالہ انصار اللہ کے مقدمات کا آغاز ہوا۔ ہمارے مقدمات میں اکثر تو نہیں لیکن کبھی کبھی مگر اہم موقعوں پر مثلاً ضمانت کی کنفرمیشن یا کسی مقدمہ میں شہادت یا بحث کا موقعہ ہو تو مکرم خواجہ صاحب لاہور یا سیالکوٹ سے تشریف لایا کرتے تھے۔ ربوہ۔ چنیوٹ۔ جھنگ اور لاہور کی مختلف عدالتوں میں وہ ہمارے مقدمات کی پیروی کرتے تھے۔ ایک تو ان کی مجلس بہت پر لطف ہوتی تھی۔ وہ مقدمہ پیش ہونے سے پہلے یا بعد میں یا دوران سفر جماعت خلافت اور قانونی واقعات سے متعلق پر مغز باتیں سنایا کرتے تھے جماعت کی صداقت۔ خلافت کے ساتھ نہایت خادمانہ اور گہرا تعلق ان کی زبان سے جاری رہتا خلافت کے سامنے ہمیشہ اپنے آپ کو لاشئی محض سمجھتے اور جماعت کی خدمت کو فضل الٰہی جانتے۔ بہت باحوصلہ تھے۔ نازک سے نازک وقت پر بھی کبھی ان کو گھبراہٹ میں نہیں دیکھا۔ ہمیشہ پرامید اور اپنی کامیابی کے لئے خدائی نصرت کے طالب رہتے۔ اپنی قانونی واقفیت کو بڑے حوصلے اور جرأت کے ساتھ پیش کرتے۔ عدالت میں بڑی صاف اور مؤدب زبان استعمال کرتے مگر کبھی بھی کسی کمزوری اور الجھن کو اپنے راستے میں حائل نہیں ہونے دیا۔ اپنا موقف ڈٹ کر پیش کرتے۔ کئی سالوں کی بات ہے جھنگ میں ہماری ضمانت کی کنفرمیشن کا مسئلہ تھا۔ دو تین تاریخیں تھوڑے تھوڑے وقفہ سے ڈالی گئیں جس سے یہ تاثر ابھرا کہ شاید ضمانت کنفرم نہ ہو سکے۔ غالباً چوتھی تاریخ پر مکرم خواجہ صاحب ہمارے ساتھ جھنگ گئے۔ اتنے شاندار طریق پر کیس پیش کیا کہ فریق مخالف کو بولنے کی جرأت ہی نہ ہو سکی۔ عدالت کے کسی استفسار پر فریق مخالف کا وکیل کسی حوالہ کی تلاش میں پی۔ ایل۔ ڈی کی کتاب کی بڑی گھبراہٹ میں ورق گردانی کرتا رہا مگر انہیں مطلوبہ حوالہ مل نہ رہا تھا۔ مکرم خواجہ صاحب کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور میز پر زور سے مکا مار کر کہا کہ یہ صاحب سارا دن بھی PLD کی ورق گردانی کرتے رہیں ان کو مطلوبہ حوالہ نہیں مل سکے گا کیونکہ یہ حوالہ اس کتاب میں موجود ہی نہیں۔ فاضل وکیل نے قانون اگر سیکھنا ہے تو مجھ سے سیکھیں عدالت کا وقت ضائع نہ کریں۔

عدالت نے اسی وقت "ملزمان" کی ضمانت کنفرم کر دی اور پولیس کو جو ہمارے ساتھ ہی گرفتار کرنے کے لئے کھڑی تھی جھاڑ پلا دی کہ جب کیس میں ہے ہی کچھ نہیں تو ایف۔ آئی۔ آر کیوں درج کی؟

دوسرا واقعہ جس کا آج تک میرے ذہن پر بہت خوشگوار اثر ہے یہ ہے کہ ہم 1994ء میں مندرجہ ذیل پانچ دوست چنیوٹ جیل میں تھے۔

1۔ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب مرحوم
2۔ مکرم مرزا محمد الدین صاحب ناز
3۔ مکرم آغا سیف اللہ صاحب
4۔ مکرم قاضی منیر احمد صاحب
5۔ خاکسار محمد ابراہیم

چنیوٹ کی ایک عدالت سے "حضور" کے لفظ پر ہماری ضمانت منسوخ کی گئی اور ہمیں جیل بھیج دیا گیا۔ پہلے خیال کیا گیا کہ لاہور ہائی کورٹ میں ہماری ضمانت کے لئے کوشش کی جائے۔ ہمیں جیل میں ایک مہینہ گزر چکا تھا کہ یہی مناسب سمجھا گیا کہ قانون کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے چنیوٹ کی اسی عدالت میں ضمانت کے لئے درخواست دی جائے جس نے ہماری ضمانت منسوخ کی تھی۔ مکرم خواجہ صاحب درخواست دائر کرنے کے لئے لاہور سے چنیوٹ تشریف لائے۔ درخواست دائر کرنے اور تاریخ لینے کے بعد ہمیں ازراہ ہمدردی جیل میں ملنے کے لئے تشریف لائے۔ بڑے پیار اور محبت سے ملاقات رہی ہمیں تسلی دلاتے رہے اور اس بات کا بار بار ذکر کرتے رہے کہ خواجہ سرفراز آپ کو نہیں بلکہ اپنے آپ کو جیل میں تصور کرتا ہے اور اسی جذبہ کے ساتھ میں آپ کی ضمانت کے لئے تگ و دو کر رہا ہوں۔ بڑے پر امید تھے اور پورا اعتماد رکھتے تھے کہ مقررہ تاریخ پر انشاء اللہ ضمانت ہو جائے گی۔ خواجہ صاحب نے ایسی عمدگی سے کیس پیش کیا کہ اصل حقیقت حال اتھارٹی کے سامنے آ

باقی صفحہ 6 پر

2000ء کے فضائی حادثات

سن 2000ء میں پینتیس فضائی حادثات ہوئے جس میں 15 مسافر بردار اور 20 جنگی طیارے شامل تھے۔ حادثات میں 1049۔ افراد ہلاک ہوئے۔ دیگر تفصیل یوں ہے۔

تاریخ	ملک	جائے حادثہ	طیارہ	اموات
11 جنوری	سوئٹزرلینڈ	زیورچ ائیرپورٹ	مسافر بردار	10
31 جنوری	روس	اکنوبینک ملٹری ائیربیس	جنگی	3
یکم فروری	کینیا	آئیوری کوسٹ	مسافر بردار	169
2 فروری	امریکا	کیلی فورنیا	مسافر بردار	89
17 فروری	ایران	تہران، مہرآباد	جنگی مال بردار	10
9 مارچ	امریکا	کیلی فورنیا	ڈی سی 10 کارگو	3
14 مارچ	روس	ماسکو	مسافر بردار	9
30 مارچ	بھارت	آندھرا پردیش	ڈی سی 10 کارگو	1
15-اپریل	سری لنکا	....	مسافر بردار	40
7-اپریل	پاکستان	پنڈی گھیپ	جنگی	.....
9-اپریل	پاکستان	کوہاٹ	جنگی	1
19-اپریل	امریکا	ٹسکن	جنگی	19
19-اپریل	فلپائن	منیلا	مسافر بردار	131
23 مئی	بھارت	راجستھان	جنگی	1
27 مئی	پاکستان	شمالی وزیرستان	جنگی	.....
27 جولائی	فلپائن	بحیرہ سولو	جنگی	11
10 جولائی	کولمبیا	......	مسافر بردار	32
14 جولائی	بھارت	......	جنگی	2
17 جولائی	بھارت	......	مسافر بردار	63
21 جولائی	روس	......	جنگی	19
24 جولائی	آسٹریلیا	......	ایمبولینس طیارہ	5
25 جولائی	فرانس	پیرس	مسافر بردار	113
25 جولائی	اردن	......	جنگی	14
26 جولائی	امریکا	سعودی صحرا	جنگی	2
27 جولائی	نیپال	بھارتی سرحد کے قریب	مسافر بردار	25
5 اگست	بھارت	دہلی	جنگی مگ	1
5 اگست	امریکا	......	F-16 جنگی	10
23 اگست	بحرین	خلیج	مسافر بردار	143
12 ستمبر	پاکستان	کراچی، مسرور بیس	جنگی	....
4-اکتوبر	پاکستان	جھنگ	جنگی	....
16-اکتوبر	بھارت	آسام	جنگی	2
17-اکتوبر	امریکا	......	مسافر بردار	5
22-اکتوبر	امریکا	......	جنگی	1
یکم نومبر	امریکا	تائیوان	مسافر بردار	47
یکم نومبر	انگولا	......	مسافر بردار	48

جنگ سنڈے میگزین 31 دسمبر 2000ء

بقیہ صفحہ 5

گئی اور ہماری ضمانت کنفرم ہوگئی۔ مکرم خواجہ صاحب اللہ کو پیارے ہوگئے ہیں۔ خدا کرے کہ خواجہ صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ ملے ان کی لغزشوں سے صرف نظر کرتے ہوئے خدا ان کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور ان کے پسماندگان کا ہر لحاظ سے حامی و ناصر ہو دینی اور دنیوی ترقیات سے ان کی جھولیوں کو بھردے۔ آمین۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ھیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر **بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 33108 میں Eneng Munarsyah ولد مکرم Mr.Ali Santa پیشہ ملازمت عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2000-1-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ موٹر سائیکل مالیتی -/5.000.000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1.300.000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Eneng Munarsyah جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 E.Dimyati وصیت نمبر28786 گواہ شد نمبر2 Mukti Afendi وصیت نمبر 29926۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 33109 میں H.Rahmat Mamat ولد مکرم Mr.Danu پیشہ پنشنر عمر 69 سال بیعت 1959ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2000-1-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان برقبہ 98 مربع میٹر واقع Cimahi مالیتی -/20.000.000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/600.000 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد H.Rahmat Mamat انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 E.Dimyati وصیت نمبر28786 گواہ شد نمبر 2 Mukti Afendi وصیت نمبر 29926۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 33110 میں Drs.Rohyan Sosiadi ولد مکرم M.A-Duriyat Sadkar پیشہ لیکچرار عمر 39 سال 5 ماہ بیعت 1979ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1999-12-31 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- مکان برقبہ........ مالیتی -/40.000.000 روپے۔ 2- زمین برقبہ 140 مربع میٹر مالیتی -/4.500.000 روپے۔ 3- کار مالیتی -/15.000.000 روپے۔ 4- کمپیوٹر مالیتی -/4.000.000 روپے۔ 5- کل جائیداد مالیتی -/63.500.000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/530.000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Drs.Rohyan Sosiadi ساکن انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 E.Dimyati وصیت نمبر 28786 گواہ شد نمبر2 Mukti Apendi وصیت نمبر29926۔

MANGANESE مینگانیز

مینگانیز ایک ایسی دھات ہے جو فولاد بنانے کیلئے استعمال ہوتی ہے۔ ایک ٹن فولاد کیلئے چودہ پونڈ مینگانیز کی ضرورت ہوتی ہے۔ دنیا بھر میں سب سے زیادہ مینگانیز روس میں ملتی ہے۔ اس کے علاوہ ہندوستان، بیلجیم، کانگو، فلپائن اور بحرالکاہل کے بعض جزائر، برازیل، اٹلی، سپین، امریکہ، کیوبا، جاپان، جرمنی، مصر، کینیڈا، میکسیکو، کولمبیا، چلی اور آسٹریلیا میں بھی یہ دھات ملتی ہے۔

اطلاعات و اعلانات

تقریب شادی

عزیز مکرم محمد ظہیر صاحب ابن محترم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری نائب وکیل التبشیر کی شادی کی تقریب مورخہ 30 دسمبر 2000ء کو قرار پائی ان کا نکاح مورخہ 26 جنوری 1999ء کو محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے ہمراہ عزیزہ عمارہ افشین صاحبہ بنت مکرم بشارت احمد صاحب مبلغ چار ہزار امریکن ڈالر حق مہر پر بیت المہدی گول بازار ربوہ میں پڑھا تھا۔

مورخہ 30 دسمبر کو برات محترم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری کی سرکردگی میں چار بجے بعد سہ پہر دارالصدر شرقی عقب ہسپتال پہنچی وہاں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب قمر نے دعا کرائی اگلے روز مورخہ 31 دسمبر 2000ء بروز اتوار ولیمہ کا اہتمام کیا گیا اور محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

ولادت

☆ مکرم شعیب احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 15-11-2000ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام صہیب احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم مرزا منیر احمد صاحب (آف کراچی) کا پہلا پوتا ہے۔ مکرم چوہدری محمد ارشد فاروق صاحب چیف ریڈیو گرافر فضل عمر ہسپتال ربوہ کا نواسہ اور چوہدری سربلند خاں صاحب کا پڑنواسہ ہے۔

احباب سے نومولود کی صحت وسلامتی درازی عمر اور نیک خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

گمشدہ گھڑی

☆ ایک عدد زنانہ گھڑی (سنہری رنگ) 4 جنوری کو لجنہ ہال میں کھیلوں کے وقفے کے دوران وضو کرتے وقت رہ گئی جس لجنہ یا ناصرہ کو ملی ہو برائے مہربانی دفتر لجنہ میں جمع کروادیں۔

☆☆☆☆

ولادت

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم منیر احمد صاحب حال جرمنی کو مورخہ 17- جنوری 2001ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام مرتاض احمد عطا فرمایا ہے۔

نومولود محترم چوہدری رشید احمد صاحب اٹھوال دارالیمن غربی کا پوتا اور محترم ڈاکٹر عبدالواحد صاحب (مرحوم) آف ربوہ کا نواسا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک، خادم دین اور باسعادت بنائے۔ آمین

☆☆☆☆

سانحہ ارتحال

☆ مکرم میاں عبداللطیف صاحب ایڈووکیٹ سمن آباد لاہور کے چھوٹے بھائی مکرم ڈاکٹر عبدالباسط صاحب ابن مکرم میاں عبدالکریم صاحب آف سیالکوٹ مورخہ 25-1-2001ء بروز جمعرات رات ساڑھے نو بجے اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے بعمر 63 سال وفات پاگئے ہیں۔

مرحوم موصی تھے۔ جنازہ ربوہ لانے سے قبل ڈاکٹر صاحب کی رہائش گاہ سمن آباد لاہور پر ہی جنازہ پڑھایا گیا اپنے حلقہ میں کسی نہ کسی جماعتی عہدہ پر خدمت دین بجالاتے رہے۔

26-1-2001ء کو جسد خاکی لاہور سے ربوہ لایا گیا جہاں بیت المبارک میں بعد نماز عشاء مکرم مولانا راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولانا حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ نے دعا کرائی۔

پسماندگان میں مرحوم نے اہلیہ کے علاوہ 3 بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ڈاکٹر صاحب کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

بازیافتہ پارچات

☆ دفتر صدر عمومی میں پارچات کی ایک گٹھڑی جمع کروائی گئی ہے۔ جن صاحب کی ہو دفتر سے رابطہ کریں۔

(صدر عمومی۔ لوکل انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 27 جنوری گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 8 زیادہ سے زیادہ 21 درجے سنٹی گریڈ

☆ سوموار 29 جنوری - غروب آفتاب: 5.41

☆ منگل 30 جنوری - طلوع فجر: 5-37

☆ منگل 30 جنوری - طلوع آفتاب: 7.01

بس اور کوسٹر میں تصادم پھولنگر (قصور) کے قریب کوسٹر اور بس میں تصادم کے نتیجہ میں 47 افراد جاں بحق اور 75 زخمی ہوگئے۔ بس صادق آباد اور کوسٹر لاہور جارہی تھی۔ کئی افراد کے بازو اور ٹانگیں کٹ گئیں۔ بیشتر کی حالت نازک ہے۔ مرنے والوں میں 13 بچے اور 9 عورتیں بھی شامل ہیں۔ کئی افراد کی لاشیں نہر میں جاگریں۔ جائے حادثہ پر خون اور اعضاء بکھر گئے۔ گورنر پنجاب نے اظہار افسوس کیا اور جناح ہسپتال میں جاکر مریضوں کی عیادت کی۔ نیز تحقیقات کا حکم دیا۔

پنجاب کابینہ میں توسیع پنجاب کے نئے صوبائی وزیر صحت پروفیسر محمود احمد نے گورنر ہاؤس میں اپنے عہدے کا حلف اٹھایا گورنر پنجاب نے حلف وفاداری لیا۔ حلف برادری کے بعد گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا عوام کو صحت کی بہتر سہولتیں فراہم کرنے کے اقدامات کئے جائیں گے۔

عارف بلوچ کو سزائے موت انسداد دہشت گردی کی عدالت نے معزول سینیٹر آصف علی زرداری کے قریبی دوست مکران کے عارف بلوچ کو منشیات کے کیس میں سزائے موت اور دس لاکھ روپے جرمانہ کی سزا کا حکم سنایا ہے۔

پابندیوں کے خلاف مظاہرے افغانستان پر پابندیوں کے خلاف کئی شہروں میں دینی جماعتوں نے احتجاجی مظاہرے کئے۔ لاہور میں مسجد شہداء کے باہر مظاہرین پر اچانک سادہ پوش پل پڑے۔ مظاہرین مسجد میں گھس گئے۔ پولیس اہلکاروں نے جوتوں سمیت مسجد میں گھس کر نمازیوں پر ہلہ بول دیا۔ مظاہرین نے پولیس پر جوتے اور پتھر برسائے۔ پشاور میں جے یو آئی کے کارکنوں نے ڈنڈے اور اینٹیں چلادیں پولیس نے آنسو گیس اور لاٹھی چارج کیا۔ اور مولانا حیدری سمیت کئی کارکنوں کو اٹھا کر لے گئی۔ متعدد افراد زخمی اور گرفتار کر لئے گئے۔ مظاہرین سے فضل الرحمٰن۔ لیاقت بلوچ، سمیع الحق، اعظم طارق حافظ حسین احمد اور دیگر علماء نے خطاب کیا۔

کمپیوٹرائزڈ پاسپورٹوں کا اجراء وزیر داخلہ معین الدین حیدر نے کہا ہے کہ مشین کے ذریعے پڑھے جانے والے نئے کمپیوٹرائزڈ پاسپورٹوں کا اجراء جلد شروع کردیا جائے گا۔ نئی سفری دستاویزات یو این او رولز کے مطابق ہوں گی۔ ان میں جعلسازی نہیں کی جاسکے گی سمگلنگ اور غیر قانونی تارکین وطن روکنے کے لئے ہوائی اڈوں اور سرحدی چیک پوسٹوں پر خودکار سسٹم نصیب کیا جائے گا۔

پولیس ملازمین کی بھرتی پنجاب میں پولیس ملازمین کی بھرتی مارچ میں ہوگی۔ کانسٹیبلوں اور ڈرائیوروں کی براہ راست بھرتی کے لئے پولیس کے ڈویژنل سربراہوں کو ذمہ داریاں سونپ دی گئی ہیں۔ اے ایس آئی کی بھرتی پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے کی جائے گی۔ نئے تھانے بھی قائم ہوں گے۔

آئی ایم ایف کا ایجنڈا وفاقی وزارت خزانہ کے ایڈیشنل سیکرٹری اور ترجمان ڈاکٹر وقار مسعود نے کہا ہے کہ پاکستان آئی ایم ایف کے دیئے گئے ایجنڈے پر عمل درآمد کا پابند ہے۔ آئی ایم ایف کی امداد ملنے پر غربت مکاؤ پروگرام پر توجہ دیں گے بہترین منصوبہ بندی کرنے پر پیرس کلب ایک ارب 80 کروڑ ڈالر قرض ری شیڈول کرنے پر رضامند ہوگیا ہے۔

کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ نیشنل ڈیٹا بیس اینڈ رجسٹریشن اتھارٹی پنجاب کے ڈائریکٹر جنرل بریگیڈیئر ندیم قمر نے کہا ہے کہ 31 جنوری 2001ء سے مرحلہ وار کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ جاری ہونا شروع ہوجائیں گے۔ انہوں نے واضح کیا کہ شناختی کارڈ بنوانے کے لئے ٹیمیں گھر گھر نہیں آئیں گی بلکہ عوام کو شناختی کارڈ بنوانے کے لئے مخصوص بوتھوں پر جانا ہوگا۔ کمپیوٹرائزڈ ریکارڈ کے ذریعے تمام اضلاع کو آپس میں منسلک کردیا جائے گا۔

کوٹ ادو میں ڈاکہ کوٹ ادو میں جمعیت اہل حدیث پنجاب کے امیر کے کزن اور بیٹیوں کے گھر میں دس مسلح نقاب پوش ڈاکو 61 تولے سونا لاکھوں کی نقدی اور قیمتی زیورات لے کر فرار ہوگئے۔ کزن اور داماد شدید زخمی ہوگئے۔ محلہ داروں نے زخمیوں کو ہسپتال پہنچایا۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

پاکستان اور بھارت میں ہولناک زلزلہ

پاکستان اور بھارت شدید زلزلہ سے لرز اٹھے- مختلف اخبارات کی ابتدائی رپورٹوں کے مطابق پاکستان میں 18 سے 30 اور بھارت میں تقریباً اڑھائی ہزار افراد جاں بحق ہو گئے- لاہور کراچی اسلام آباد راولپنڈی کوئٹہ پشاور' بہاولپور' ملتان سمیت پورے ملک میں زلزلہ سے شدید جھٹکے محسوس کئے گئے- حیدر آباد بدین اور ٹنڈ محمد خان میں متعدد افراد ہلاک ہو گئے- کئی علاقوں میں منٹ کے وقفے سے 2 شدید جھٹکے آئے- جس کے بعد جھٹکوں کا سلسلہ ڈیڑھ منٹ تک جاری رہا- لوگ گھروں سے نکل آئے- متعدد عمارتیں گر گئیں- سڑکیں اور پل تباہ ہو گئے- فون کے رابطے منقطع ہو گئے- امدادی کارروائیاں شروع کر دی گئیں ہیں- سب سے زیادہ تباہی بھارتی صوبہ گجرات میں ہوئی جہاں درجنوں دیہات تباہ ہو گئے سو لاشیں ملبے سے نکالی جا چکی ہیں- صوبائی دارالحکومت احمد آباد کے علاوہ کچھ اور شہروں میں قیامت برپا ہوئی- سینکڑوں عمارتیں زمین بوس ہو گئیں- بجلی اور مواصلات کا نظام درہم برہم ہو گیا-

امریکہ کا میزائل تباہ کرنے کا تجربہ کامیاب

امریکہ کے نئے صدر جارج ڈبلیو بش نے اپنی آمد کا اعلان لیزر ٹیکنالوجی کی مدد سے میزائل کو تباہ کرنے کے لیبارٹری ٹیسٹ سے کر دیا ہے جو ان کی پہلی کامیابی قرار دیا گیا ہے- اس تجربہ کے بعد خلاء میں کسی امریکی سٹیشن پر لیزر سٹیشن نصب کر کے امریکہ کی طرف بڑھنے والے کسی بھی میزائل کو تباہ کیا جا سکے گا-

دریائے گنگا میں کشتی الٹنے سے 30- افراد ہلاک

بھارتی ریاست بہار میں دریائے گنگا میں کشتی الٹنے سے 30- افراد ڈوب کر ہلاک ہو گئے- مقامی پولیس کے مطابق کشتی میں گنجائش سے زائد افراد سوار تھے- اب تک تیرہ مسافروں کی لاشیں دریا سے نکالی جا چکی ہیں جبکہ باقی کی تلاش جاری ہے-

وینزویلا اور جرمنی میں فضائی حادثے

وینزویلا اور جرمنی میں ہوائی جہازوں کے دو حادثات میں 28- افراد ہلاک اور چار زخمی ہو گئے- وینزویلا کے تباہ ہونے والے طیارے پر چوبیس یورپی امریکن اور وینزویلا کے سیاح وغیرہ سوار تھے-

امریکی وزیر خارجہ کے بیان پر نکتہ چینی شمالی کوریا

نے نئی امریکی انتظامیہ پر اس کے خلاف مذموم عزائم رکھنے کا الزام عائد کیا ہے- اور وزارت خارجہ کے ترجمان نے امریکہ کے وزیر خارجہ کولن پاول کے شمالی کوریا کے رہنما کم جانگ ال کو ڈکٹیٹر کہنے پر سخت تنقید کی-

چین کے متعلق پالیسی تبدیل نہیں ہوگی

امریکہ کی نئی انتظامیہ نے کہا ہے کہ چین کے بارے میں پالیسی تبدیل نہیں کی جائے گی- بیجنگ انسانی حقوق اور اقلیتوں کو تحفظ دینے کے معاملے میں بین الاقوامی برادری کے خدشات کو دور کرے محکمہ خارجہ کے ترجمان رچرڈ بوچر نے کہا کہ چین کے بارے میں امریکی پالیسی تبدیل نہیں ہوگی-

جوزف ایسٹراڈا کو قتل کی دھمکی فلپائن کے سابق

صدر جوزف ایسٹراڈا اور ان کے اہل خانہ کو قتل کی دھمکیاں ملنے لگیں- ایسٹراڈا کے ایک بیٹے نے صحافیوں کو بتایا کہ یہ دھمکیاں ٹیلی فون اور خطوط اجنبیوں کے ذریعے موصول ہو رہی ہیں-

* * * * * * * * * * *

بقیہ صفحہ 1

لیا تھا تو اس محاسبہ کا بنیادی اثر یہ قائم ہو گا کہ اس محاسبے کے درمیان اگر وہ سچا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اسے ان لوگوں میں داخل فرمالے گا جن کے ساتھ وہ بخشش کا سلوک فرمائے گا اور اگر اپنے محاسبے میں لوگ جھوٹے ہیں جیسا کہ بسا اوقات لوگ اپنے محاسبے میں جھوٹ سے کام لیتے ہیں، حالانکہ کوئی اور نہیں دیکھ رہا ہوتا مگر جب اپنا محاسبہ کرتے ہیں تو بڑی رعایت کرتے ہیں اپنے نفس کی اور کچھ ظاہر کرتے ہیں کچھ چھپاتے ہیں جس پر اللہ کی نظر ہے- تو محاسبے سے تعلق میں یہ بات قابل غور ہے کہ (-) اگر خدا صحیح محاسبہ فرماتا ہے تو محاسبہ کرنے والوں میں سے کچھ ایسے لوگوں کو پائے گا جو اپنے نفس کا خود حساب کر رہے ہیں- اگر وہ خود حساب کر رہے ہیں اللہ کی خاطر تو پھر اللہ تعالیٰ ان سے نرمی کا سلوک فرمائے گا- اگر خود حساب نہیں کر رہے یا کر رہے ہیں تو جھوٹا حساب کر رہے ہیں تو ان پر اللہ تعالیٰ سختی فرمائے گا اور یہ مضمون (-) صوفیاء یہ بیان کرتے ہیں (-) اپنا حساب کر لو پیشتر اس کے کہ تمہارا احساب کیا جائے-

(الفضل 10- اپریل 1998ء)

سچی بوٹی کی گولیاں رجسٹرڈ
ناصر دواخانہ
گولبازار ربوہ - فون 212434-211434

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ- کاروباری سیاحتی' بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان شجر کارڈ یچی ٹیبل ڈائز- کوشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12- ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:mobi-k@usa.net

معیاری ہومیو پیتھک ادویات
جرمن سیل بند و کھلی ہومیو پوٹنسیاں' مدر ٹنکچرز' بائیو کیمک ادویات' ٹکیاں' گولیاں' شوگر آف ملک' خالی ڈبیاں اور ڈراپر' پرچون و ہول سیل دستیاب ہیں- نیز 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس بھی دستیاب ہے
کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی' گولبازار - ربوہ

اصل کی پہچان FB کا نشان موٹاپے اور کولیسٹرول کی دشمن FB فاٹولیکا بیری
خشکی' سکری' کمزور بالوں کے لئے FB.PROTECTION-H ہیئر کیئر ٹانک
ہومیو پیتھک اور جنرل سٹورز سے نام لے کر طلب کریں

SLIMING DISC
سلمنگ ڈسک
ننگے پاؤں کھڑے ہو کر سلمنگ ڈسک پر مختلف زاویوں کے ساتھ ورزش کریں
بغیر اضافی اخراجات کے اپنی صحت کو بہتر سے بہتر بنائیں اور مندرجہ ذیل بیماریوں سے نجات پائیں

معدہ کی جملہ تکالیف، پیٹ کی گیس، بدہضمی، تیزابیت، دائمی قبض
سینے کی جلن، دردوں نیز دل کی دھڑکن کو اعتدال میں رکھتی ہے
موٹاپے کو ختم کرتی ہے اور پیٹ کے پٹھوں کو نرم کر کے
جسم کے باقی حصوں کو متوازن بناتی ہے
گھر کے ہر فرد کیلئے
ننھے منے بچوں سے لیکر بڑوں تک یکساں مفید
سلمنگ ڈسک کی اضافی خوبی
ڈسک پر ابھرے ہوئے دانوں کی وجہ سے دن بھر کے تھکے ہوئے پاؤں کو سکون اور راحت ملتی ہے
مزید تفصیلات کیلئے لٹریچر طلب فرمائیں
رابطہ: ملک خالد 13/12 فرید سٹریٹ، سویکارنو بازار
چاندنی چوک گنج مغل پورہ لاہور فون نمبر: 6817389